

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۴ نومبر ۱۹۱۶ء | نمبر ۴۷

گلدستۂ اخبار

نیوجرسی واقعہ امریکہ میں قانون ہے کہ تمام پبلک مدراس میں ہر روز بائبل کی پانچ آیات پڑھی جاتی ہیں۔

دنیا بھر کے سنڈے سکولوں میں ۳ کروڑ سے زیادہ طلبا اور مدرسین ہیں اس شمار میں عنقریب ½ میتھوڈسٹ ہیں۔

بیس سال گزرے کہ چین میں اتوار کا دِن بالکل معدوم تھا۔ مگر اب تعلیمیافتہ لوگ جانتے ہیں کہ اتوار کا دن آرام کا دن ہے۔

کالج اور مدرسے چین میں اتوار کے روز بند رہتے ہیں چین میں آرام کے دن کی قدر ہو رہی ہے۔

ایک جاپانی مسیحی نے تین لاکھ روپیہ کے قریب ٹوکیو کی ایمپریل یونیورسٹی میں مسیحیت کی کرسی قائم کرنے کے لئے عطا کئے ہیں۔

گذشتہ سال اسی شخص نے ایک اخباری بشارتی معرکہ کے لئے روپیہ دیا جس سے ہر روز ۶۰ لاکھ آدمیوں کو مسیحی تعلیم دیجاتی ہے۔

گرم پانی میں نمک ڈالکر اس سے شیشے کی چیزیں اگر دھوئی جاویں تو اس سے بہت جلد اور اچھی طرح صاف ہوجاتی ہیں۔

مورخین نے ایک تصویر پائی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آج سے تین سو سال پیشتر جاپانیوں کے پاس ایک ایسا جنگی جہاز تھا جس پر لوہا مڑھا ہوا تھا اور اس میں توپیں بھی تھیں۔

اخبار ایسٹ اینڈ ویسٹ سے مظہر ہے کہ اس سال کے شروع میں جرمن میں ۱۲۶۵ اخبارات اور ماہواری رسالجات بند ہوگئے ہیں۔

نیویارک کے ایک شخص نے دنیا کے گرد ۳۵ دن ۲۱ گھنٹوں اور ۱۴ منٹ میں سفر کرلیا۔

جرمنی نے تانبے کی قلت کی وجہ سے ۱ کروڑ آہنی سکے قیمتی نصف پینی مسکوک کئے ہیں اور تمام مسی سکے ملک سے فراہم کرلئے۔

۵ ڈریڈناٹوں کی قیمت سے ۷۰۰ طیارے بن سکتے ہیں۔ اور ایک زیپلین پر ایک برباد کن کشتی کی بہ نسبت بہت کم لاگت آتی ہے۔

حلیفوں نے ۴۸ ملین پونڈ ڈالی اور ۲۵ ملین پونڈ قیمتی تانبا امریکہ سے خریدا ہے۔

یہ تانبا آئندہ ماہ جنوری اور جولائی میں دو قسطوں میں بہم پہنچایا جائیگا۔

اس کے یہ معنی ہے کہ جنگ مزید ۱۸ ماہ تک طول پکڑے گی۔

ڈاکٹر جان آرمٹ صاحب نے حال ہی میں حساب لگایا ہے کہ کل سلطنتوں کے جو اس وقت میدان جنگ میں ہیں کل ۵۰ لاکھ اسیران جنگ ہیں۔

ویلز میں تین فیٹ گہری برف پڑی اور تاحال برفباری ہو رہی ہے۔

تار برقیات

۱۹ نومبر کا تار آمدہ از لندن مظہر ہے کہ اتحادیوں کی فوجیں آج صبح کے وقت مونا سٹیر میں داخل ہو گئیں ہیں۔ یہ جنگ نہایت ہی سردی اور بارش اور برفباری میں ہوتی رہی تھی۔ جس میں آخرکار سرویوں نے فرانسیسی توپوں اور پیادہ پلٹن کی امداد سے دس دن تک جارحانہ حملے کر کے فتح حاصل کر لی ہے۔ اور بلغاریوں کو مسلسل مورچوں سے بدر کر دیا۔ اس جنگ کا ایک فایدہ یہ ہوا کہ بلغاریہ جو مقدونیہ پر دانت لگائے بیٹھا تھا وہ خاک میں مل گیا۔ اور وسطی سلطنتیں اس کو امداد نہیں دے سکتیں۔ اس سے جرمن بلغاری اتحاد کا خاتمہ بہت جلد ہو جائیگا۔ اور جنرل فالکنہائن جو رومانیہ پر دباؤ ڈال رہا تھا اس سے وہ بھی رک جاویگا۔ اس معرکہ میں سرویوں کی غیر معمولی بہادری اور ہنرمندی بھی نمایاں ہو گئی۔ جس کی آج بڑی تعریفیں ہو رہی ہیں علاوہ بریں مونا سٹیر ریلوے اور دوسری سڑکوں کا خاص مقام اتصال ہے۔ اور میدان مونا سٹیر کی جہاں اتحادیوں کا رسالہ نمایاں عمل صورت اختیار کرنے والا ہے۔ ایک خاص چابی ہے۔ اس شہر کی فتح سے شہر اورکریڈا پر بھی بڑا سخت صدمہ پہنچ گیا ہے۔ جو قریب بیس میل شمال کی جانب ہے۔ جس کو بلغاری فوجیں بڑا اہم متصور کرتی ہیں۔ اب کوئی یونانی فوج سمندر کے ساتھ اتحادیوں کے راہ و ربط میں بھی روک ڈال نہ سکے گی۔ اور اب اتحادی فوجیں اس ریلوے کے ساتھ ساتھ جو وردن کی چڑہائی پر جاتی ہے۔ زیادہ استقلال اور مضبوطی سے جارحانہ حملے کریںگی۔

لنڈن ۲۶ نومبر۔ جرمن چانسلر کے اعلان میں صلح کی خط و کتابت کرنے کی وجوہات منبیج ہیں۔ اگر ان کے دشمن جرمن کی فتح کو ترک کر دیں غیر جانبدار سلطنتیں اگر دخل دینے سے انکار کرینگی۔ تو جنگ کے جاری رکھنے کے وہ ذمہ وار ہونگے۔

لنڈن ۲۱ نومبر رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ اتحادی سلطنتوں نے یونان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بندوقیں اور توپیں ہمارے حوالہ کر دیں جو صلح کی ضروریات سے فاضل ہیں۔

لنڈن ۲۰ نومبر پیرس کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ جو لڑائی ۱۰ نومبر سے دریائے قرنا سے چیل پر مسلسل جاری تھی۔ وہ اتحادیوں کی مکمل فتح سے فتح ہو گئی ہے جرمن اور بلغاری جو کثرت کے ساتھ مونا سٹیر کی حفاظت میں مصروف تھے۔ وہ مونا سٹیر کی فتح سے کل اختتام کو پہنچ گئی۔ سرویا کی دلیرانہ پیشقدمی نے مونا سٹیر کے سامنے کے آخری مورچوں کو جن پر دشمن قابض تھے ان کو خالی کر دینے پر مجبور کر دیا۔ فرانسیسی رسالہ دشمن کے عقب میں دباؤ دیتا ہوا مونا سٹیر میں داخل ہو گیا۔ اور فرانسیسی اور روسی پیادہ پلٹنیں اس کے پیچھے پیچھے جاری تھیں۔ ہم مونا سٹیر کے شمال تک دہانے چلے گئے اور لگاتار دشمن کا تعاقب کر رہے ہیں۔ ہم نے چھ سو سے زیادہ آدمی اور بہت سا ذخیرہ قبضہ میں کر لیا۔

لنڈن ۲۰ نومبر۔ ایک اطالوی مراسلہ راوی ہے مونا سٹیر کی تسخیر میں اطالوی بھی شریک تھے۔ اور انہوں نے بابا پہاڑوں کے مشرقی ڈھلوانوں پر ۲۰۰ آدمی قید کر لئے۔

لنڈن ۱۹ نومبر فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ آج صبح کو اتحادی فوجیں مونا سٹیر میں داخل ہو گئی ہیں۔ سخت بالمقابل کے بلغاری حملے دریائے قرنا کے ناکے میں سرویوں سے پسپا کر دیے گئے۔ دشمن بے ترتیب ہو کر شمال کی جانب رجعت کر رہا ہے۔

لنڈن ۱۹ نومبر۔ رائٹر کا کارسپانڈنٹ مقیم صدر مقامات واقعہ مقدونیہ نے ۱۸ نومبر کو تار خبر دیتے ہوئے پیشینگوئی کی تھی کہ اوس کا میابی بہت جلد ہونے والی ہے۔ اور تبایا تھا کہ ۱۹ تاریخ سرویوں کے ترکوں سے ۱۹۱۲ء میں مونا سٹیر کے لے لینے کی سالگرہ ہوگی۔ جنگ بارش اور ژالہ باری اور برفباری اور میدان کی کیچڑ میں خوب گرما گرم تھی۔ ہر جگہ سخت نمی اور سردی تھی۔ مگر باوجود اس حالت کے اتحادیوں نے بڑے زور کے ساتھ حملہ کیا۔ اور دشمن کو چھ میل پیچھے ہٹا دیا۔ سرویوں نے فرانسیسی توپوں اور پیادہ فوج کی کمک کے ساتھ بڑی کامیابی کے ساتھ ۱۰ دنوں تک برابر جارحانہ حملے کئے۔ اور بلغاریوں کو مسلسل مورچوں سے نکال دیا۔

لنڈن ۱۹ نومبر دشمن کو بڑی بھاری کمک پہنچ گئی تھی۔ اور اس نے بالمقابل حملوں پر حملے کئے۔ مگر صرف دم بھر کے لئے ان کو استراحت ہوئی۔ کیونکہ سروی جان توڑ کر لڑ رہے تھے۔ اور دشمن کو بالکل آرام لینے نہ دیا۔ یہاں تک کہ دشمن بھاگ نکلا۔

یہ دریائے قرنا کے بائیں کنارہ پر فرانسیسی سروی کامیابیاں تھیں جنہوں نے بالمقابل کینالی کو مجبور کر دیا۔ یہ مقام ہراول کے حملہ کے لئے بڑا دشوار گذار تھا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی لازم محبت

(۳)

لیکن جو کچھ خداوند مسیح اپنی اندرونی زندگی میں دیکھتا اور باپ سے سنتا تھا۔ جن چیزوں کے ساتھ وہ اپنے آپ کو مشابہ کرتا۔ اور جن اشیاء سے وہ مسرت حاصل کرتا تھا۔ اُن چیزوں کو اُس نے اپنے ہی قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا بلکہ وہی چیزیں اور وہی نعمتیں اُس نے دنیا کو بھی دیں۔ باپ کے ساتھ اُس کی اندرونی محبت کی زندگی سے یعنی اُس کی مراقبہ اور دعائیہ زندگی سے انسان کے ساتھ اُس کی لازم محبت۔ اُس کی خلاصی بخش اور سر نو پیدا کرنے والی محبت نے انکشاف پایا تھا۔ اگر مسیح خداوند کی زندگی بلا استثنا مراقبہ اور دعا ہی کی زندگی ہوتی اور باپ پر اُس کے بھروسہ والی ہی زندگی ہوتی تو وہ بالعموم اہل تصوف اور تپسیانیوں والی ہی زندگی اعلیٰ تصویر یا آئیڈیل ہوتی۔ اس سے بڑھکر انسان کو مسیح سے کچھ فائدہ نہ ہوتا کیونکہ اُس مکمل زندگی تک اُن کی رسائی نہ صرف محال ہی بلکہ نا ممکن ہوتی مگر خدا جو مسیح میں ظاہر ہوا تھا نہ صرف مراقبہ اور دعا ہی کا خدا تھا بلکہ عزوم بالجزم اور عمل کا بھی خدا تھا جس کی آرزو اور ارادہ دنیا میں اپنی ہی بادشاہت کو قائم کرنیکا تھا۔ چنانچہ ۴۰ ویں زبور اور عبرانی ۱۰: ۷ میں فرمایا ہے۔ کہ دیکھ اے خدا میں آتا ہوں کہ تیری مرضی کو پورا کروں۔ نبوت کے یہ الفاظ جو خداوند کے خادم کی بابت ہیں ہمارے نجات دہندہ نے نہ صرف اپنی اس قربانی میں پورے کر دیئے جو اُس نے دعا میں گذرانی بلکہ اُس قربانی میں بھی پورے کئے جو اُس نے عملی طور پر گذرانی۔ "جس نے مجھے بھیجا ہے ہمیں اُس کے کام دن ہی دن میں کرنے ضرور ہیں۔ وہ رات آنے والی ہے جس میں کوئی شخص کام نہیں کر سکتا" (یوحنا ۹: ۴) مسیح کا یہ وقوف اور باطنی احساس اُس کی تمام زندگی پر حاوی تھا۔ اور اُس کو خدا کی بادشاہت کی خاطر لگاتار اور بے تکان محنت کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔ خداوند جانتا تھا کہ اُس کا زمانہ زمین پر بہت ہی قلیل ہے۔ یعنی ازل اور ابد کے درمیان چمکتا تارہ ہے مگر تھوڑے سے عرصہ بعد وہ جسمانی طور پر اُن سے جدا ہو جائیگا (یوحنا ۵: ۳۵) لہذا وقت کو غنیمت سمجھ کر اُس کی قدر کرنا چاہیئے۔ اور ویسا ہی اُس نے کر کے بھی دکھایا۔ بس خداوند نے اپنی تھوڑی سی زمینی زندگی میں کس قدر بہت اور مشکل کام انجام تک پہنچائے۔ جیسا مسطور ہے کہ (مرقس ۱: ۳۲، متی ۸: ۱۶) "کہ شام کو جب سورج ڈوب گیا۔ تو لوگ سارے بیماروں کو اور اُن کو جن میں بدروحیں تھیں اُس کے پاس لائے اور سارا شہر دروازے پر جمع ہو گیا۔ اور اُس نے بہتوں کو جو طرح طرح کی بیماریوں میں گرفتار تھے اچھا کیا اور بہتوں سے بدروحوں کو نکالا۔ اور بدروحوں کو بولنے نہ دیا۔ کیونکہ وہ اُسے پہچانتی تھیں" یہ شام اُس دن کی تھی جو لوگوں کو تعلیم دینے اور اُن میں نیکی کرتے پھرنے میں گذرا تھا اور اُس کے بعد ایک اور دن آیا جس کی بابت لکھا ہے کہ ابھی اندھیرا ہی تھا کہ وہ اُٹھا اور اکیلا ویرانے میں دعا مانگنے چلا گیا۔ اور شمعون اور اُس کے ساتھی اُس کے پیچھے ہو لئے۔ اور اُس کو پاکر کہا سب لوگ تجھے ڈھونڈھ رہے ہیں۔ اور اُس نے اُنہیں کہا اور جگہ اور شہروں کو چلیں تاکہ میں وہاں بھی منادی کروں۔ کیونکہ میں اسی لئے آیا ہوں (مرقس ۱: ۳۵ سے ۳۸) یہاں ہمیں خدا کے بندے کی بابت پیشینگوئی کے یہ الفاظ یاد دلائے جاتے ہیں کہ "اُس کا زوال نہ ہوگا اور نہ وہ مسلا جائیگا" (یسعیاہ ۴۲: ۴) مسیح کی محبت کی خدمت اور اُس کا سرگرم تقویٰ اور بعد وہ جس میں اُس نے اپنا آپ خداوند کی خدمت میں بالکل صرف کر دیا تھا۔ تمام عام تصورات سے بلند و ارفع ہے۔ اور اُس کے کام کا بوجھ جو اُس کے سر پر تھا وہ بھی کچھ کم نہ تھا۔ اور اُس کی پر محنت اور محبت زندگی کا اعلےٰ تصور ہمیں اس وقت حاصل ہو جاتا ہے۔ جبکہ ہم اُن تماشاؤں سے پرے اُس ازلی اور ابدی امن پر نگاہ ڈالتے ہیں جو اُس کے کاموں پر طاری تھا جو اُس نے دنیا کے عوام الناس اور اپنے شاگردوں اور اُن کے شاگردوں کی بابت اور اپنے مخالفوں کے لئے اس زمین پر پورے کئے تھے۔

تت توام اسی — یہ اپنشدوں کے مہاواکیوں میں سے ایک مہاواکیہ (قول اعظم) ہے۔ جس کے اکثر یہ غلط معنی کئے جاتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان ہی برہم یا خدا ہے۔ اور یوں ہمہ اوستی کا الزام اپنشدوں پر لگایا جاتا ہے۔ اس لفظ کے معنی ہیں "وہ تو ہے"۔ اگر ہم اپنشدوں کی روشنی میں اس کو بطور مطالعہ کریں تو اس کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ آدمی اپنی کلیت میں خدا کے مساوی ہے۔ مگر اس کے صرف یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ انسان کے اندر جو اصل شے یا مغز ہے۔ یعنی اُس کی اندرونی آتمنیت جس پر کل انسانیت کا دارومدار ہے۔ وہ الٰہی ہے۔ اور یہ پرانے عہد نامہ کی اس تعلیم سے ایسا نا متفق نہیں ہے کہ خدا نے

انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔" (پیدائش ۱: ۲۷) اور کہ "خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنائیں" (ایضاً ۲۶ آیت) اور نہ ہی یہ نئے عہدنامہ کی اس تعلیم کے منافی ہے جو کہ خدا کے کلمہ کی بابت اس میں دی گئی ہے۔ کہ "اس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا" (یوحنا ۱: ۴) اور اگر یہ نہ ہوتا تو خداوند مسیح یہ دعا کس طرح مانگ سکتا تھا۔ کہ "جس طرح اے باپ تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں وہ بھی ہم میں ایک ہوں" (یوحنا ۱۷: ۲۱) یہ صرف انسان ہی کا خاصہ اور حق ہے۔ کہ وہ خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے۔ یہ وہ شے ہے جو صرف انسان میں ہے۔ اور کسی دیگر مخلوق میں حتیٰ کہ فرشتگان میں بھی نہیں۔ اسی لئے آدم کو "خدا کا بیٹا" کہا گیا ہے (لوقا ۳: ۳۸) اسی طرح ایک مغربی فیلسوف کا یہ قول ہے کہ "ہم یہ دیکھنے کے قابل ہوں کہ ہم کس طرح سے خدا پر ایمان لا سکتے ہیں بغیر محدود روح کو جہاں تک اس کی اصلیت سے واسطہ ہے۔ اس کے سلسلہ کی حدود کے اندر غیر محدود روح کے ساتھ مشابہ مانتے کے۔ جیسا کہ ایسا اس لئے ہے۔ کہ وہ ایک انانیت ہے" (دیکھو اس مصنف کی کتاب بیلیف ان گاڈ صفحہ ۲۲۷) ذات الٰہی کے ساتھ روح انسانی کی یہ ذاتی شرکت یا مشابہت انسانی روح کے غیرفانی ہونے کی وہ فلسفیانہ بنیاد ہے۔ جو ہر مذہب اور ملت میں خواہ وہ مسیحی ہو خواہ محمدی خواہ ہندو ہی ہو خواہ یونانی یکساں پائی جاتی ہے۔ غرضکہ اس تعلیم کی تشریح اور تعبیرات مختلف طریقوں اور صورتوں میں کیوں نہ ہی کیجاتی ہو۔

پاسٹر کے فرائض ایک پاسٹر کی زبانی | مدراس کا انگریزی

اخبار راوی ہے کہ کرسچن سماج کی ایک عام میٹنگ میں بصدارت ڈی ایم ڈیوسہائم سکوائر بی۔ اے بی ٹی مورخہ ۸ نومبر کو سکندرآباد کے پادری ایم ڈی اسرائیل نے ایک بڑا دلچسپ اور پرمعنی لیکچر دیا جس میں انہوں نے علاوہ دیگر امور کے اس عام خیال کی بڑے زور سے تردید کی کہ پاسٹر کا صرف یہی کام ہے کہ اتوار کو ایک یا دو مرتبہ وعظ کر دے اور بس۔ اور اپنے تجربہ کی بنا پر بحیثیت پاسٹر انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ۷ سو جانوں کی بڑی جماعت میں کلیسیا کے ممبران کی ان کے گھروں پر ملاقاتیں ہسپتالوں میں بیماروں کی بیمارپرسیاں۔ نکاح اور دفن بپتسمہ اور منادی میں ہر ہفتہ چھ گھنٹے باہر صرف کئے۔ وہ کانفرنسوں اور میٹنگوں میں حاضر ہوتے رہے مہمانوں کی نوازش میں مشغول رہے۔ ممبران کی بیٹیوں کے لئے خاوند اور بیٹوں کے لئے بیویاں مہیا کرنے میں کوشش کرتے رہے۔ بے روزگاری نوجوانوں کے لئے ان کے مناسب اور حسب حال ملازمتیں تلاش کرتے دلاتے رہے۔ کلیسیا کا حساب کتاب رکھنے اور فنڈوں کی واجبی تقسیم کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کو ۷۰۰ جانوں کی جماعت کی فکروں اور کاموں سے جو ان کے ذمہ تھے دم لینے کو بھی وقت نہ ملتا تھا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ پاسبان ہمیشہ اپنی جماعتوں کے پسندیدہ نہیں ہوئے ہیں۔ اور اس کی وجہ بتائی ہے کہ بسا اوقات ہیں نالائق آدمی جو زندگی کے دیگر مراحل میں نہ چل سکے۔ مشنری صاحبان کی طرفداری سے منتخب کر لئے گئے۔ سیمنریوں میں ان کی تعلیم بہت بری طرح ہوئی۔ اور اجنبی خوراک انہیں کھلائی گئی اور مشنریوں کی سفارشوں سے خدمت میں داخل کئے گئے۔ خدمت میں خیال اور عمل کی آزادگی کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہر موقعہ پر ان کو ان حکام کے ذریعہ سے پریشانی برداشت کرنا پڑتی ہے جنکا وہ مقابلہ کر ہی نہیں سکتے جو رشتہ پاسبان اور جماعت میں ہونا واجب ہے۔ وہ آقا اور خادم کا نہیں ہے بلکہ وہ رشتہ ہے جو والدین کے درمیان ہوتا ہے۔ آخر وہ بھی تو اسی طبیعت کا انسان ہے جس کے کہ وہ ہیں۔ (یعنی جماعت کے لوگ) ہندوستانی پاسٹروں کو خوشحالی زندگی بسر کرنا چاہیئے۔ تاکہ ان کی جماعتوں کی ترقی ہو لیکچرار صاحب کے پراندوہ تجربہ نے ان کو یہ نتیجہ نکالنے پر آمادہ کیا ہے کہ انہیں سے بعض جو ہیں غلیظ اور ناروا نفع اٹھا رہے ہیں۔

بشارتی معرکہ | اس بشارتی معرکہ کے متعلق جن پی کے پادری جان نورمن صاحب نے مطابق بیان کرسچن پیٹریٹ کے اپنا کام شروع کر دیا ہے ان کا منشا یہ ہے کہ متفرق کلیسیاؤں اور پرسبٹریوں کے مسیحی لوگ دعا کے ساتھ ان کے نمونہ کی پیروی کریں جبکہ وہ جگہ جگہ جا کر اپنا کام کرینگے۔ ان کا دورہ غالباً حسب ذیل ہوگا ناگپور ۱۹ سے ۲۱ نومبر بیاس ۲۳ نومبر سے سیالکوٹ پرسبٹری میں نومبر ۲۵ سے یکم دسمبر تک لاہور ۲ دسمبر سے ۱۰ تک لودیانہ ۱۱ دسمبر سے ۱۸ دسمبر تک

فارس کے مشنری صاحبان | پنجاب اینڈ نارتھ انڈیا

مشن نیوز مجزہ ہے کہ فارس کی مشن کے متعلق جو سی ایم ایس مشنری جو فارس میں بدامنی ہونے کی وجہ سے وہاں سے آ کر پنجاب میں عارضی طور پر کام کر رہے تھے۔ اس امید سے کہ ماہ اکتوبر میں پھر وہاں جا کر اپنا کام شروع کرینگے۔ وہ اب وہاں واپس جانے کی امید سے مایوس ہو گئے ہیں۔ کیونکہ وہاں ابھی تک امن نہیں ہے۔ اس لئے وہ صاحبان یعنی

پادری جے ایچ اور مسز لیفن اور پادری اے جے اور مسز بائیلنڈ اس ۱۰ء میں فرلو پر انگلستان جائینگے۔

ریڈیم

ریڈیم ایک مشہور و معروف دھات ہے اور بالکل عجیب قسم کی شے ہے۔ اور اگر سچ پوچھو تو وہ اُن بہت سے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔ جو خدا کے عالم موجودات میں کثرت موجود ہیں۔ اور اُن بے شمار اشیا میں سے ایک ہے جس کو انسان سمجھ نہیں سکتا۔ اس دھات کو سب سے پہلے پیرس واقعہ فرانس کے ایک شخص مسمی ایم کیوری نے اپنی وفات سے ۸ سال قبل ۱۸۹۸ء میں دریافت کیا تھا۔ اور اُن ستر سالمات میں سے جن سے ہماری یہ زمین مرکب ہے نہایت ہی کمیاب شے ہے۔ چنانچہ آجتک صرف چند اونس ریڈیم زمین میں سے نکالی گئی ہے۔ اور صاف کی گئی ہے۔ یہ دھات قیمت میں خالص سونے سے تین ہزار گنا کے قریب زیادہ ہے اور صورت میں عام کھانے کے نمک سی ہوتی ہے۔ خالص ریڈیم میں سے روشنی اور حرارت برابر بڑے زور سے نکلتی رہتی ہے۔ اور پھر بھی اُس کی روشنی اور حرارت میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اور روشنی جو اُس سے نکلتی رہتی ہے نہایت ہی تیز اور شفاف ہوتی ہے۔ ایسا کہ اُس کی تیزی اور صفائی کا کوئی سائنٹفک عالم بیان نہیں کر سکتا۔ علاوہ اس قسم کی عجیب و غریب ضیا و حرارت کے اس دھات میں تین قسم کی غیر مرئی شعاعیں بھی ہیں جن کی رفتار روشنی کی رفتار کے برابر ہے۔ اور ان شعاعوں کے علیحدہ علیحدہ اور معین خواص بھی ہیں۔ یہ شعاعیں مضر بھی ہیں اور مفید بھی۔ اور زندگی کو برباد بھی کر سکتی ہیں۔ یا اُس کو صحیح اور تندرست بھی بنا سکتی ہیں۔ یہ شعاعیں زندگی کو نہ صرف گھٹا بڑھا سکتی ہیں بلکہ زندگی کی موجودہ صورتوں کو متبدل بھی کر سکتی ہیں۔ یعنی فی الحقیقت ایک نئی قسم کی زندگی بھی پیدا کر سکتی ہیں۔ اور ان شعاعوں سے بہت سی امراض کا خاطر خواہ علاج بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس دھات کا ایک خاصہ یہ بھی ہے جس جگہ وہ ہوتی ہے وہاں اپنے اردگرد کی ہوا کو برق کا زیادہ تر متحمل اور موصل بنا دیتی ہے۔ اور جس قدر زیادہ ہوا اُس کی متحمل اور موصل ہوجاتی ہے۔ اُسی قدر وہ زیادہ تیز بھی ہوجاتی ہے۔ اور چند برسوں سے یہ بھی معلوم ہوگیا ہے کہ یورینیم دھات میں بھی اسی قسم کے خواص پائے جاتے ہیں جیسے کہ ریڈیم میں ہیں۔ مگر کم درجہ کے۔ اور جو تیزی کسی پیمائشی آلہ کے لئے معین کیجاتی ہے۔ اور اُس کی تکمیل کے لئے لازمی ہوتی ہے۔ وہ یورینیم دھات کی وہی ریڈیم والی قوت ہے۔ اور جب کہا جاتا ہے کہ ریڈیم کی فلاں مقدار میں فلاں معین مقدار کی تیزی ہے۔ مثلاً ۲۰۰۰ یا ۵۰۰۰۰۰ درجہ کی تیزی ہے۔ تو اُس سے یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ ریڈیم کی اُس مقدار سے ہوا ۲۰۰۰ یا ۵۰۰۰۰ گنا زیادہ موصل و متحمل برق کی ہوجاتی ہے۔ بہ نسبت اُس درجہ کے ہوا کے موصل اور متحمل برق ہوجانے کے جو یورینیم دھات کی ریڈیم کی مساوی مقدار سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ دھات بوجہ غایت درجہ کمیاب ہونے کے اس قدر قیمتی ہے کہ کہتے ہیں کہ ایک گرین ریڈیم کی قیمت دس لاکھ روپیہ سے بھی کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

اسیرانِ جنگ

ڈاکٹر جے آر ماٹ صاحب جو یورپ کی سیر کر کے حال ہی میں امریکہ میں وارد ہوئے ہیں تخمینہ لگاتے ہیں کہ جنگی اقوام کے کیمپوں میں پچاس لاکھ اسیران جنگ موجود ہیں۔ اور ۴۵ امریکن سیکرٹری ایسے اس وقت موجود ہیں جو سوائے ٹرکی کے تمام متفرق فوجوں میں کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مذکور کا یقین ہے کہ بہ حیثیت مجموعی تمام اسیران جنگ سے اچھا اور ویسا ہی سلوک کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اُن میں سے ہر ایک اپنی اپنی فوجوں کے ساتھ کرتے اور اُنہیں خوراک دیتے ہیں۔ اُن کی آسائش اور صحت کے لئے ہر ممکن کوشش اور تجویز کی جاتی ہے۔

جیب گھڑیوں میں کب چابی دینا چاہیئے؟

یہ ایک ایسا ضروری سوال ہے جسکا جواب وقت ٹھیک رکھنے اور گھڑیوں کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے ماہران فن سے دیا جانا ضروری تھا۔ چنانچہ بڑے تجربہ کے بعد ماہران فن ہذا نے حال ہی میں یہ تجویز کی ہے۔ کہ جیب گھڑیوں کو معینہ اوقات میں ہر روز دن میں دو مرتبہ چابی دینا چاہیئے۔ نہ کہ ۲۴ گھنٹوں میں صرف ایک مرتبہ ایسا کرنے سے گھڑیاں فاسٹ یا سلو نہیں ہوتیں وقت ٹھیک دیتی ہیں اور بہت کم گھستی ہیں۔ سخت طوفان یا آندھی یا بارش کے وقت گھڑیوں کو چابی دینا کم و بیش خطرہ کا باعث ہوتا ہے۔ یہی قاعدہ ٹیبل گھڑیوں و کلاکوں کے لئے بھی موزوں اور درست ہے۔ جن گھڑیوں کو ہفتہ میں ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے۔ اُن کو معینہ وقت پر ہفتہ میں دو مرتبہ چابی دینا چاہیئے۔

جرمنی میں صلح کی سخت آرزو ہے

نیویارک ورلڈ کا ایک کارسپانڈنٹ حال ہی میں جرمنی سے واپس آیا ہے۔ وہ جرمن کے مدعائے جنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جرمنی میں صلح کی سخت آرزو ہو رہی ہے۔ گو اس کے بہت جلد ہونے پر کسی کو اعتبار نہیں ہے وہاں اس امر کا احساس ہو رہا ہے کہ صلح ناممکن ہے اور کامل شکست پر ایک ناقابل خیال امر کے طور پر نظر ڈالی جاتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے تصور کیا جاتا ہے۔ کہ اگر روس کو اتحادیوں سے علیحدہ ہو جانے کی ترغیب دی جا سکے۔ تو صلح ممکن ہے۔ جرمنی خواب دیکھ رہا ہے۔ کہ روس اور جاپان کے ساتھ اتحاد ہو جائیگا۔ اور صلح کی راہ میں صرف انگلستان ہی کو روک کاوٹ تصور کیا جاتا ہے۔ جرمنی اصرار کرتا ہے کہ بلجیم کے چھیننے کا ہمارا حق ہے۔ اس لئے وہ بلجیم پر دانت لگائے بیٹھا ہے۔ جس کو وہ کمزور مقام سمجھتا ہے۔ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ گزشتہ ۱۸ مہینوں میں گیارہ غیر جانبدار سلطنتوں نے بلجیم کے مستقبل کی بابت استفسار کیا۔ مگر ایک مرتبہ بھی اس امر کا یقین دلایا نہیں گیا۔ کہ اس ملک کی سلطنت از سر نو بحال کر دی جائے گی جرمنی فرانس کو السیس لورین دینے سے انکار کرتا ہے یہی کارسپانڈنٹ حکام جرمنی کے بیانات کی بنا پر یقین کرتا ہے کہ ذمہ وار گورنمنٹ کے لئے ایک شورش بہت جلد جرمنی میں معرض وقوع میں آنے والی ہے۔ مگر ہوہنزولرنس تخت سے نہ اتارے جائینگے۔ ایسے موقعہ پر وہ صلح کی بڑی بھاری امید رکھتا ہے۔

کرسمس نمبر کے لئے عمدہ مضامین جلد بھیجئے

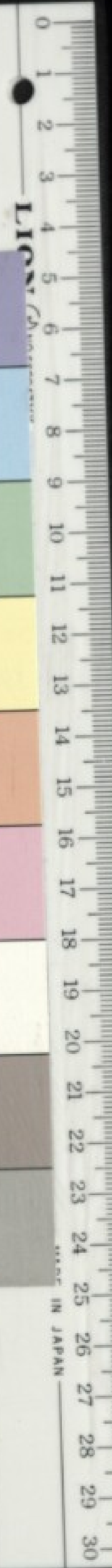
مشرقی علوم کا مدرسہ لنڈن میں

علوم مشرقی کے لنڈن کالج کی کمیٹی نے اپنے ایک خط میں جس پر لارڈ کرزن کا دستخط بہ حیثیت میر مجلس ثبت ہے شایع ہوا ہے۔ لارڈ کرومر اور لارڈ میو اور دیگر لارڈوں کے بھی دستخط اس پر ہیں۔ اس میں مرقوم ہے کہ سات ہزار پونڈ کی سالانہ آمدنی مدنظر ہے۔ اور اس میں ایک لاکھ پچاس ہزار پونڈ کی اپیل کی گئی ہے۔ جس میں سے دس ہزار پونڈ وصول ہو چکے ہیں۔ اس خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ جنگ کے بعد علوم مشرقی کی قابلیت کے اعلےٰ تر ترقی کی ضرورت ہوگی اور تجارت کے اس جنگ شدید کے لئے جس کا موجودہ جنگ کے بعد بازار گرم ہوگا۔ تیاری کی ضرورت ہے۔ خبر موصول ہوئی ہے کہ آئیندہ مشرقی تجارت کے متعلق جرمنوں کو اعلےٰ تعلیم دینے کے لئے جرمنی میں ابھی سے خاص اور ضروری اقدام کیا جا رہا ہے یہ تجارتی جنگ غالباً بڑا اصعب واقع ہوگا۔ اور یہ مواقعہ عظیم ہیں۔ اگر ہمارے معاملہ کن نمائندگان ان سے فایدہ اٹھانے کے لئے مناسب ذرایع سے بہرہ ور ہیں۔ اس میں زیادہ محکم کام کرنے صحیح معاملہ فہمی سنجیدہ اور سرگرم دلچسپی اور اس مشترکہ مملکت وسیع واقفیت پر زور دیا گیا ہے۔ جو اعلےٰ حضرت ملک معظم کی مشرقی اور مغربی رعایا کے درمیان ہے۔ اور ہندوستانی علوم کی مزید واقفیت پر خصوصیت کے ساتھ بڑے زور سے دعوے کیا گیا ہے۔ خصوصاً اس عظیم الشان حقیقۃ کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ جو ہندوستان نے موجودہ جنگ میں لیا ہے۔

ماہ اکتوبر کی موسم

شملہ سے موسم کی رپورٹ جو ماہ اکتوبر کی بابت دی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مونسون ہوا ہندوستان میں غیر معمولی زور پر چلتی رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عنقریب کل ملک میں بارش کی کثرت رہی۔ کل مقدار بارش کی جو میدانوں میں ہوئی ۲ ۴۸/۱۰۰ انچ تھی یعنی معمولی حالتوں کی بہ نسبت ۸۴ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ اس سے ماقبل مہینے میں کشمیر اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں بارش معمولی مقدار کی ہوئی (یعنی معمول سے دس فیصدی سے کچھ کم رہی) اور ایسا ہی برہما صوبجات متحدہ۔ مشرقی بلوچستان اور جنوب مشرقی مدراس میں۔ ملک کے دیگر تمام حصص میں معمول سے زیادہ بارش ہوئی۔ یہ اضافہ بہت بڑا تھا۔ چنانچہ بنگال اور اوڑیسہ میں ۱۹ انچ جنوبی حیدرآباد اور مدراس کے شمالی ساحل پر ۸ انچ چھوٹا ناگپور میں ۷ انچ مدراس دکھن میں ۱۲ انچ۔ صوبجات متوسط مغرب میں ½۵ انچ اور بہار میں ۴ انچ۔ انڈمانی جزائر واقعہ خلیج آسام پنجاب صوبجات متوسط مشرق بمبئی دکھن۔ میسور اور مالابار میں بھی تھی۔ گزشتہ ۴۰ برسوں کی نسبت اب کی اکتوبر زیادہ بارش کا مہینا تھا۔

یہ غیر معمولی بارش اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں سب سے زیادہ پنجاب میں رہی اور شمال مشرقی ہندوستان میں بارش کا یہ تواتر جاری رہا جبکہ برسات اس مہینے کے قریباً وسط میں ختم ہو جاتی ہے۔ اور مدراس میں یہ وقت موسم خزاں کی بارش کا آغاز ہوتا ہے۔ شمال مشرقی ہندوستان جزیرہ نما ہند میں اس وقت غیر معمولی سخت بارش ہوا کرتی ہے۔ اور برہما میں کہیں کہیں اور فارس میں اور پنجاب کے گرد و نواح پہاڑی اضلاع میں معمول سے زیادہ موسم خشک ہو جاتا ہے۔



مراسلات

اسیسی کا سینٹ فرانسس

گزشتہ سے پیوستہ

"تب گرجے سے نکل کر وہ غریب پادری کے پاس گیا اور اُسے اپنے پاس کا سب پیسہ یہ کہکر دیدیا کہ "باپ میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو تیل خرید اور صلیب کے سامنے ہمیشہ ایک بتی جلایا کر اور جب یہ پیسہ خرچ ہو جائیگا میں تجھے اور دونگا"۔

اُس وقت سے اُس کا دل خداوند کے دکھ کی یاد سے چھید کر پگھل گیا۔ کیونکہ وہ جب تک جیتا رہا اُس کے دل میں خداوند مسیح کی رسوائی کی یاد رہی۔ جیسا بعد ازاں اُس کی شخصیت میں اُسی طرح کی رسوائی دربارہ صاف ظاہر ہوئی۔ جو عجیب طرح سے پیدا ہوئی اور صاف ظہور میں آئی"۔

اُس وقت سے اُس نے اپنے آپ کو ایسی نفس کشی سے تکلیف دی کہ تندرستی یا بیماری کی حالت میں وہ اپنے جسم پر ہمیشہ زیادہ اور زیادہ سختی کرتا جاتا تھا اور اُس کو سجانے کا شاذونادر ہی خیال کیا ہو۔ جس سبب سے جب اُس کی موت کا وقت نزدیک آیا اُس نے اقرار کیا کہ میں نے بھائی جسم کا بہت گناہ کیا"۔

لیکن اس بوسیدہ و برباد چیپل میں محض ایک ہی رویا نہ تھی جو فرانسس کو دکھلائی گئی۔ صلیب کے سامنے دعا کرتے وقت اُس نے یہ الفاظ سُنے تھے۔ کہ فرانسس کیا تو نہیں دیکھتا کہ تیرا گھر برباد ہو رہا ہے۔ جا اور اُس کی مرمت کر"۔ کانپتے ہوئے اور متعجب ہو کر فرانسس نے جواب دیا "خداوند میں بخوشی سے کرونگا"۔ اور فرانسس نے اپنے سادہ پن میں یہ سمجھا کہ یہ الفاظ سینٹ ڈیمائن کے گرجے کے بارہ میں ہیں جو زیادہ مستعمر ہونے کے باعث ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جلد گر جائیگا۔

اور اس طرح سے وہ رویا مذکور اور مصلوب کے کلام پر جوش ہوتا ہوا اٹھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے گھر گیا۔ گھر پہونچکر اُس نے اپنے چند عمدہ رنگدار کپڑوں کی گٹھری باندھی۔ اور یہی اُس کے پاس تھا بھی۔ اور تب وہ گٹھری لے کر پھر فولگنو نامے ایک شہر کو گھوڑے پر چل نکلا۔ وہاں اُس نے اپنا گھوڑا اور اسباب بیچ ڈالا اور فوراً سینٹ ڈیمائن کو واپس آیا۔ وہاں اُس غریب پادری کو پا کر اُس نے وہ پیسہ جو لئے تھے اُسے دیدیا اور اپنا مقصد شروع سے آخر تک اُسے کہہ دیا۔ پادری نے اُس کی اچانک تبدیلی پر متعجب اور حیران ہو کر اس بات کا یقین نہ کیا اور اس پیسہ کو اپنے مکان میں رکھنے سے ڈرا۔ لیکن فرانسس بضد اپنی بات پر قایم رہا اور پادری سے منت کی کہ مجھے یہاں ٹھہرنے کی اجازت دو۔ آخر کار پادری اُسے وہاں ٹھہرانے پر آمادہ ہوا لیکن اُس نے اُس کے والدین کے ڈر کے مارے وہ پیسہ نہ رکھا۔ اس پر فرانسس نے اُسے چیپل کی کھڑکی میں ایک بیکار چیز کی طرح پھینک دیا۔ اور اُسے خاک و دھول سمجھا۔

اس اثنا میں برناڈون نے اپنے بیٹے کی عدم موجودگی سے دق ہو کر اُسے سب گھروں میں ڈھونڈھا جب آخر کار اُس نے سنا کہ وہ اس طرح سے مبدل ہو گیا ہے۔ اور کہ وہ اس وقت سینٹ ڈیمائن کے چیپل میں رہتا ہے۔ وہ غصہ سے بھر گیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ فرانسس میرے لئے کھو گیا ہے۔ تب اپنے پڑوسیوں اور دوستوں کو جمع کر کے وہ اُس جگہ کو اس ارادہ سے جاتا کہ اگر ضرورت پڑی تو جبراً اُسے چھین لاوے۔

بزرگ ڈاکٹر کے سی چٹرجی صاحب مرحوم

گزشتہ سے پیوستہ

جو لوگ ڈاکٹر صاحب سے بپتسمہ پاتے تھے۔ اُن کو یہی صلاح دیا کرتے تھے۔ کہ خداوند کی خدمت میں مشغول ہو جاؤ۔ اس سے بڑھکر کوئی عہدہ اور خدمت نہیں ہے۔ میں نے بھی اسی وجہ سے اس خدمت کو منظور کیا ہے۔ اُن کا کلام موثرانہ اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا کہ فوراً سننے والوں کے دلوں پر تاثیر ہو جاتی تھی۔ اُن کے ہاتھ سے بپتسمہ پائے ہوئے جو کارندے تھے اور ہیں۔ جن کو میں جانتا ہوں اور میرے روبرو کام کرتے رہے ہیں۔ اُنکی تعداد اسی سے زیادہ ہے۔ اُن کے اسمائے گرامی لکھنے کی ضرورت نہیں ہے بخوف طوالت قلم انداز کئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی خود انکار خدمت سے خدا نے اُن کی محنتوں پر بڑی برکت بخشی ایسی ایسی قابل اور شریف مرد عورت سفید پوش نمبردار ذیلدار۔ زمیندار آسودہ لوگوں نے بھی خداوند یسوع مسیح کو قبول کیا۔ وہ ضلع ہوشیارپور کے مسیحیوں میں ایسے رہتے تھے۔ جیسے باپ بچوں میں رہتے ہیں وے اُن کی خوشی اور غموں میں ایسے شریک ہوتے تھے گویا وہ اس خاندان کے عزیز شریک ہیں۔ وہ اعلیٰ ذات کے مسیحیوں میں اور ادنیٰ ذات کے مسیحیوں میں ایک جیسا

سلوک کرتے تھے دونوں قسم کے مسیحیوں میں کبھی
ایسا سننے میں نہیں آیا کسی نے اعتراض کیا ہو۔
ایک کو زیادہ پیار کرتے ہیں اور دوسرے کو کم پیار
کرتے ہیں۔ اُن کا پیار دونوں قسم کے مسیحیوں میں
ایک جیسا پیار تھا کبھی اُن کے دل میں گھمنڈ یا نفرت
نہیں آئی بلکہ عشاء ربانی کرتے وقت باہر دیہاتیوں
میں سے پیچھے پیالہ لیتے تھے۔ تاکہ کوئی نہ سمجھے کہ
میں نفرت کرتا ہوں۔ اُن کے خیال اور اُن کی
طبیعت ہر وقت روح سے بھری ہوئی تھی یہاں
تک کہ اُن کی شخصی صفت سے ہوشیار پور کے
کارندوں پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ ہر ایک کارندہ کے کام پر
خدا کی برکت ہے۔ جس وقت کوئی کارندہ ڈاکٹر
صاحب کو ملا دعا کے ساتھ کارندہ کو نصیحت دیتے
تھے جو کہ کارندوں کے دلوں پر تاثیر ہو جاتی تھی ہر
ایک کارندہ خوشی سے اُس نصیحت کو استعمال
کرتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ اپریل میں جو پرسبٹری مقام
جالندھر میں ہوئی کارندوں کو اکٹھا کر کے اور ہر ایک
کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر اور بغل میں لیکر بڑی محبت سے
بہت آنسو بہا بہا کر نصیحت دی کہ خداوند کی خدمت
کرنے میں سست نہ ہو جانا ہر حالت میں ترقی
پر ترقی کرتے چلے جانا۔ کیونکہ میرا آخری وقت ہے۔
معلوم نہیں ہے کہ میں پھر ملوں یا نہ ملوں۔ ڈاکٹر صاحب
اپنی محنتوں کا پھل کچھ قدر دیکھکر بڑی خوشی سے
چلتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ میں خدا کا بندہ
ہوں اپنے نجات دہندہ کے پاس چلے گئے ہیں
اب ہماری اُن کے رشتہ داروں کے لئے
خداوند سے ہر وقت دعا ہے کہ خدا اُن کو اطمینان
اور صبر بخشے جن کے درمیان میں سے مسیح کا سچا
گواہ جو محبت سے معمور اور خوبصورت چہرہ نور کی
چمکتا ہوا آسمان کو چلا گیا۔ راقم۔ پادری نظام الدین

مُبارک

یہ ایک ایسا لفظ ہے۔ جس کی آواز کان میں
آتے ہی دل باغ باغ اور نہایت شاد ہو جاتا ہے۔
گویا دشمن کو بھی بنانیوالا لفظ ہے جدائی اور عداوت
کو دور کرنے والا اور صلح و سلامتی پیدا کرنے والا ہے۔

دنیا میں کئی قسم کی مبارک بادی لوگ ایک دوسرے
کو دیتے ہیں۔ مثلاً جب کسی کی شادی ہو یا جب کوئی
اعلےٰ امتحان پاس کرتا ہے۔ یا جب کوئی عمدہ عہدہ
حاصل کرتا ہے۔ لوگ مبارک کہتے ہیں۔

عرصہ تخمیناً دو ہزار برس کا گذر چکا ہے۔ کہ اس
جہان میں ایک لائق اُستاد آیا جس نے ایک بلند
جگہ پر کھڑا ہو کر اپنا عمدہ درس لفظ مبارک پر دیا۔
جس میں ۹ مبارک بادیاں باہم بیان فرمائیں۔ جو کہ
ہر فرد بشر کو خواہ کسی قوم و ملت کا ہو۔ بزبان حفظ
کرنی ضرور ہیں۔ پر میں آج اُن مبارک بادیوں کو بسر
و چشم قبول کر کے ایک اور پیاری مبارک بادی
ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ جو اسی لائق اُستاد نے اپنے
ایک عزیز خادم کی معرفت اس دنیا میں آنے سے
پیشتر قریب ایک ہزار سال دنیا کو سنائی (دانا
اس اُستاد کو سمجھ لیگا)

مبارک ہے وہ جس کا گناہ بخشا گیا اور خطا
ڈھانپی گئی۔ مبارک ہے وہ آدمی جس کے گناہوں
کو خداوند حساب میں نہیں لاتا۔ زبور ۳۲: ۱-۲

یہ مبارک بادی سنکر خطاکار کے جی کو
تشفی آجاتی ہے۔ آب حیات کے پیاسے کی تشنگی
مٹ جاتی ہے۔ مذہبوں کے متلاشی کو مذہب ملجاتا
ہے۔ بے نجات کو نجات دہندہ ملا دیتی ہے۔
اور وہ خداوند یسوع مسیح ہے۔ جس کی بدولت گنہگار
کے گناہ حساب میں نہیں لائے جاتے۔ اور سب
مبارک بادیاں مقبول ہیں۔ تاوقتیکہ بدکاریاں معاف
نہ ہوں۔ کیا فائدہ ہوا دنیا کے سب سے پہلے خونی
(قائن) کو کیا فائدہ ملا۔ نوح کے زمانہ کے لوگوں کو
اور سدوم و عمورہ والوں کو بھلکن جھاڑی۔ اور حننیاہ
و سفیرا کو۔

میرے عزیزو ہمارے گناہ اُن سے بھی زیادہ
بدبودار ہیں۔ اگر ننگے کئے جاویں تو ہم تباہ گئے۔ پر یاد رہے
میں آپ کو جتا دیتا ہوں۔ کہ ایک وقت
چلا آتا ہے۔ جبکہ یہ گناہ اُن کے جن کے خداوند یسوع
مسیح کے بیشقیمت خون سے ڈھانپے نہیں گئے۔ وہ
بے پردہ اور ننگے کئے جائیں گے۔ کیونکہ کلام اللہ
میں درج ہے کہ اعمال اُس کے آگے تولے جاتے
ہیں۔ ۱ سموئیل ۲: ۳

اور خصوصاً ایسے لوگوں کے گناہ زیادہ بھاری
اور وزنی ہو رہے ہیں۔ جو کہ اپنے گناہوں کو اپنے
ہی سر پر رکھے ہوئے حقیقی منجی یسوع مسیح سے
دور رہ کر بے نجات رہتے ہیں اور نور کے پاس نہیں
آتے تاکہ اُن کے گناہ فاش نہ ہو جائیں۔ یہ کلام
ظاہر کرتا ہے۔ کہ اگر وہ مسیح کے کفارہ سے ڈھانپے
نہ جاویں تو وہ خواہ ہزار کوشش کریں فاش ہو
جاوینگے پس ہم مسیح الٰہی کے کس قدر شکر گزار ہوں
جس نے ہم عاصیوں اور گندے و گھنونے اور
لعنتیوں کو مفت ایسی اعلیٰ مبارک بادی میں شراکت
بخشی ہے۔ لہذا اُن سے جنہوں نے اب تک اس
مبارکبادی میں شراکت حاصل نہیں کی۔ درخواست
ہے کہ وے جلد شریک ہوویں اور جو شریک ہو چکے
ہیں۔ وہ برکت پر برکت اور فضل پر فضل اُس کے پاک
کلام کو پڑھکر حاصل کئے جاویں۔ کیونکہ لکھا ہے۔
مبارک ہے جو اُس نبوت کی کتاب انجیل
کا پڑھنے والا اور اُس کے سننے والے ہیں۔ اور

جو کچھ اس میں لکھا ہے۔ اُس پر عمل کرنے والے (مکاشفہ ۱: ۳ و ۲۲: ۷)۔ اور اُس کا دوسرا پہلو بھی نظر آتا ہے کہ لعنتی ہے۔ اس کتاب کو نہ پڑھنے اور نہ سننے اور نہ عمل کرنے والا۔ خدا فضل کرے کہ بہت حاضر اس مبارکبادی میں شریک ہو جاویں۔

راقم۔ کولومل پاسٹر کلیسیائے مارٹین پور۔

مہاتما سوامی سندر سنگھ صاحب

(عریضہ از جانب مصنف شیدائی صلیب)

خدائے عزوجل کا شکر ہو کہ اُس نے ہماری کلیسیا میں بھی ایسے ایسے اشخاص پیدا کئے ہیں۔ جن پر ہمیں فخر ہو سکتا ہے۔ اور جن کی نیک نہاد اور نیک نمونہ زندگیوں سے ہمیں بہت سی بیش قیمت برکتیں حاصل ہیں۔ مجھے اس بات کا کافی ثبوت مل گیا ہے کہ سارے ہندوستان کی مسیحی کلیسیا اپنے نہایت ہی عزیز اور محترم سوامی سندر سنگھ جی کی خلوص دل سے عزت اور تکریم کرتی اور اُن کی ذات پر نازاں ہے۔

جب لوگوں کو خبر ہوئی کہ اس بندہ خدا کی زندگی اور سفروں وغیرہ کے چند حالات بحیثیت ایک چھوٹی سی کتاب کے شائع ہونے والے ہیں۔ تو سب نے دلی خوشی کا اظہار کیا۔ چنانچہ میرے اشتہاروں کے جواب میں ملک کے ہر حصے سے ہر درجے اور ہر حالت کے مسیحیوں سے شکرگزاری اور ہمت افزائی کے ایسے ایسے خطوط میرے پاس آنے شروع ہوئے جنہیں پڑھ کر میری آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے اور میرا دل خدا کی شکرگزاری سے بھر جاتا تھا میں خاص کر اس بات کیلئے خدا کا دل سے ثنا خواں ہوں کہ گو ہماری کلیسیا بعض پہلوؤں سے بہت ہی پست حالت میں ہے لیکن پھر بھی اُس میں خدا کے نیک اور سچے بندوں کی محبت اور کمی نہیں۔ ہاں بیشک جس کلیسیا میں ایسے گن موجود ہیں تو خواہ وہ کیسی ہی پسماندہ اور گری ہوئی کیوں نہ ہو۔ خداوند ایک روز ضرور اُس کی مدد کرے گا اور اُسے سنبھالیگا۔ ہماری مدد خداوند سے ہے۔ جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اس وقت میں اُن تمام مسیحی بھائیوں اور بہنوں کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کیا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنی دعاؤں اور خطوط کے ذریعہ اس کام میں میری بڑی مدد و ہمت افزائی کی۔ نیز ایڈیٹر صاحبان اخبار نور افشاں۔ اور مخزن مسیحی۔ کوکب ہند وغیرہ کا بھی سچے دل سے شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اپنے طور پر میری مدد کرنے میں کوئی بھی دقیقہ باقی نہ رکھ چھوڑا اور میری خدمت کو خدا کی خدمت سمجھ کے بخوشی تمام میرے اشتہاروں کو بلا اجرت اپنے نامی اخبارات میں شائع کرتے رہے۔ خدا ہماری آپس کی محبت اور رفاقت کو بڑھائے۔ تاکہ ہماری کلیسیا کا ایک ایک ممبر خداوند یسوع کا سچا گواہ بنے۔ افسوس ہے کہ کتاب کے تیار ہونے میں ذرا دیر لگی۔ تیار تو دیر کی ہو چکی ہوتی لیکن چھاپہ خانے میں چند ایسی وجوہات پیش آئیں جن کے باعث اس سے پیشتر تیار ہونے بھی نہ پائی۔ میں جملہ مسیحی بھائیوں بہنوں سے معافی کا خواستگار ہوں۔ آئندہ کتاب اس پتے سے منگوایئے منشی غلام قادر۔ محلہ البنڈی۔ لاہور۔

اس موقعہ پر ایک اور بات کا فیصلہ کرنا شاید نامناسب نہ ہوگا اور وہ یہ ہے کہ بعض مشنری صاحبان اور چند دیسی اصحاب سندر سنگھ جی کو سوامی یا مہاتما کا لقب دینا پسند نہیں کرتے ہیں۔ اور اُن کی وہ دو خاص وجوہات بیان کرتے ہیں۔ اول ان کا قول ہے کہ سوامی جی خود نہیں چاہتے کہ انہیں ایسے القاب سے سرفراز کیا جائے۔ اور دوئم یہ کہ سوامی اور مہاتما جیسے اعلیٰ القاب فقط ذات کبریٰ ہی کے شایاں ہیں۔ اور آدمی کیسا ہی نیک کیوں نہ ہو۔ ان کے لایق نہیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ دونوں وجوہات محض بے بنیاد ہیں۔ اول تو یہ بتایئے کہ آپ نے کب کسی نیک اور خدا ترس آدمی کو دیکھا جس نے یہ خواہش ظاہر کی ہو کہ لوگ اس کی عزت کریں؟ ایسے دنیاوی نام و ناموس سے کچھ سروکار ہی نہیں ہوتا۔ خود اُس کے حق میں تو یہ بات نیکی شمار ہوتی ہے لیکن افسوس اُس کے ہم ملت اور ہم مذہب لوگوں پر اگر وہ لایق طور پر اس کی قدردانی اور عزت نہ کریں۔ کیونکہ اُن کا ایسا نہ کرنا محض اُن کی نالایقی اور اندھے پن کی ایک نظیر ٹھہرتا اور اُنہیں حاسد قرار دیتا ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ اپنے بزرگوں اور بندگانِ خدا کی لایق طور پر قدر اور حتی المقدور اُن کی عزت و تکریم کریں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے نہ فقط ہم انہیں کی ہمت افزائی اور مدد کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا ایسا کرنا گویا اپنے فرائض کو ادا کرنا اور خدا کی لازمی شکرگزاری کرنا ہے۔ دوسرا یہ اعتراض بھی بالکل فضول ہے کہ لفظ مہاتما یا سوامی کے معنے خدا ہیں کیا لارڈ کے معنے خدا نہیں؟ تو پھر جب آپ آدمیوں کو لارڈ کہہ سکتے ہیں تو بھلا مہاتما یا سوامی کہنے میں کون سا عیب ہے؟ نہیں اصل حقیقت تو یہ ہے کہ اس قسم کے معترض ان القاب کے اصلی استعمال ہی سے واقف نہیں ہوتے۔ انہیں اتنا علم بھی نہیں کہ ہندوں میں ایسے لقب اُن کے بڑے بڑے گوروں کو دیئے جاتے ہیں۔ بس چونکہ سندر سنگھ جی ہمارے ایک مانے ہوئے نیک سیرت اور اعلیٰ درجے کے روحانی شخص ہیں۔ اور روحانیت کے لحاظ سے مہا

ہندو سادھوؤں سے بہت افضل ہیں تو بھلا اُن کو مہاتما یا سوامی کہنے میں کیا برائی ہے؟ خوب صاحب ہندو لنگوٹی پوش اور گیروا پوش تو مہاتما بھی کہلائیں اور سوامی بھی۔ لیکن ہمارے بزرگ جنہوں نے مسیح کی خاطر سب کچھ چھوڑا فقط سادھو ہی کہلائیں۔ بھلا یہ کون سی عقلمندی ہے۔ خیر خوش قسمتی سے ایسے معترضین کم ہی نظر پڑتے ہیں۔ اور میں اُن سے خوب واقف ہوں۔ مجھے اُن سے کوئی جھگڑا نہیں فقط اتنا جتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کو اپنی ہی جیب میں رکھیں تو بہتر ورنہ اس وقت ہمارے سوامی جی کو کلیسیا کا بچہ بچہ عزیز رکھتا ہے۔ اگر انہوں نے اپنے خیالات کو دوسروں پر ظاہر کرنے کی کوشش کی تو نہیں معلوم کیا نتیجہ ہو۔ ہمارے سوامی سندر سنگھ کو عزیز جاننے والوں سے خاکسار کی یہی عرض ہے کہ وہ انہیں اپنی دعاؤں میں ہر وقت یاد رکھیں۔ خداوند نے ان کو ایک بڑی خدمت کے لئے چنا ہوا ہے۔ فصل کے مالک سے دعا کیجئے کہ وہ آسمان سے مدد بھیج کر اپنے خادم کی خدمتوں کو پھلدار کرے۔ اُس کے بدن اور روح کو سلامت اور محفوظ رکھے اور اُن کے ذریعہ بہتیرے گمراہوں کو راہ حق پر لاسکے۔ آمین۔

خاکسار۔ زبیر انگرہ

مسٹر جے آر رائے کا لکچر

میں نہایت خوشی کے ساتھ یہ خبر دیتا ہوں کہ مسٹر جے آر رائے جو لاہور میں رہتے ہیں وہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۶ء کو وہاں میں تشریف لاکر میرے پاس ٹھہرے۔ ان کے آنے سے جو فائدہ مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کو ہوا اس کا میں مختصر بیان کرتا ہوں۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۱۶ء کو آپ کی ملاقات میرے مکان پر پادری بی ایس سلی بی اے سے ہوئی۔ اس وقت پادری صاحب نے فرمایا کہ کیا آپ اتوار کو ہمارے یہاں وعظ کریں گے۔ آپ نے اس بات کو قبول کیا۔ سو آپ نے اتوار صبح کو اس مضمون پر نصیحت کی جو رومی ۱:۱۶ میں ہے۔ اس نصیحت سے ہماری کلیسیا کو فائدہ ہوا اور شام کو آپ نے متی ۲۰:۲۶ سے ۲۸ تک اور نصیحت کی کیونکہ اس دن ہمارے یہاں عشاء ربانی ماننے کا دن تھا سو آپ نے ہمارے منجی مسیح کی موت کے بارہ میں دلچسپ وعظ کیا۔ بعد وعظ کے پادری بی ایس سلی صاحب نے عشاء ربانی کی رسم ادا کی بعد کو برکت کے ساتھ سب کام ختم ہوا۔ یہ بیان جو میں نے لکھا سو کلیسیا کے درمیان ہوا اور جو غیر مسیحیوں کے درمیان ہوا وہ دوسرے لکچر میں معلوم ہوگا۔

راقم۔ ایس مسیح۔ ایچ۔ ایم۔ لیپا سائیکم وہار سنٹرل انڈیا۔

مسٹر جے آر رائے کا لکچر غیر مسیحیوں کے درمیان

مسٹر جے آر رائے میرے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ رات کو جب ہم بات چیت کر رہے تھے آپ نے وہاں کا حال دریافت کیا۔ اسی اثنا میں میں نے یہ بھی بتلایا کہ ہمارے یہاں جو وہاں سٹیٹ کے دیوان صاحب ہیں وہ نصیر آباد چرچ مشن سکول میں سیکنڈ ماسٹر تھے وہ یہاں دیوان ہیں۔ ان کا نام مسٹر ایل این بینرجی بی اے ہے۔ مسٹر جے آر رائے نے کہا کہ میں ان کو جانتا ہوں وہ میرے استاد ہیں۔ میں نصیر آباد میں آپ کے پاس پڑھتا تھا۔ دوسرے دن آپ کی ملاقات دیوان صاحب کے پاس جانے سے پہلے ڈاکٹر ایم او بیرنج ایم ڈی اور مس ایم ایس بیرنج سے ہوئی۔ اس سبب ڈاکٹر مس صاحب نے کہا کہ جب آپ وائی ایم سی اے کی طرف سے فرانس میں گئے ہیں تو کچھ یہاں پر لڑائی کے بارے میں لکچر دیویں۔ آپ نے کہا کہ میں ابھی دیوان صاحب سے ملنے کو جاتا ہوں اگر بندوبست ہوگا تو میں خوشی کے ساتھ لکچر دوں گا۔ سو آپ دیوان صاحب کے پاس گئے۔ اور ملاقات ہوئی دیوان صاحب نہایت خوش ہوئے اور آپ سے سارا حال دریافت کیا۔ تو دیوان صاحب نے فرمایا کہ جب آپ فرانس جاکر آئے ہیں تو میں چاہتا ہوں آپ لکچر دیویں جو کچھ آپ نے وہاں دیکھا سو لکچر ۲۰ ستمبر کو ساڑھے چھ بجے آنند ہائی سکول میں ہوا اس دن دیوان صاحب بیمار ہونے کے سبب سے نہ آسکے جس وقت لکچر شروع ہوا اس سے پہلے راجہ سرادو داجی راؤ کو صدر کی جگہ دی۔ آپ نے بہت کچھ لڑائی اور فرنچ کے بارے میں بیان کیا۔ اور اس وقت آپ نے یہ بھی ظاہر کیا کہ میں ہندو تھا۔ اور اب میں عیسائی ہوں۔ سو آپ نے مسیحی مذہب کے بارے میں بھی بیان کیا جس سے بہتیرے غیر مسیحی لوگوں کے دل پر اثر ہوا کہ بیشک مسیحی مذہب سچا اور نیک ہے۔ اور کلیسیا کے لوگوں کو نہایت خوشی ہوئی کہ آج خداوند نے کیا دن دکھایا جس پر ہمارے مسیحی بھائی غیر مسیحی لوگوں کے درمیان لکچر دیتے ہیں۔ اور یہ پہلی دفعہ وہاں میں ایسا ہوا۔ کاشکہ خداوند ایسا ہی کرے کہ ہمارے مسیحی بھائی کوئی نہ کوئی ایسا کام کریں جس سے غیر مسیحی لوگوں کے دل پر مسیحی مذہب کا اثر ہو۔

راقم۔ ایس مسیح۔



ٹمپرنس سوسائٹی بھلوال ضلع شاہ پور۔

سوسائٹی ہذا اپنا کام نہایت سرگرمی و محنت سے اس علاقہ و چلوک وغیرہ میں کر رہی ہے بہت سے ٹمپرنس ٹریکٹ وغیرہ مفت ماسٹر سنت سنگھ آنریری سیکرٹری پنجاب ٹمپرنس فیڈریشن امرتسر سے منگوا کر ہر دو نجات میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں اور ٹمپرنس ڈرامے وغیرہ بھی بھلوال اور چلوک وغیرہ میں ہوتے رہتے ہیں جس سے بہت سے شرفا و روسا شہر و دیگر عوام متاثر ہوتے ہیں۔ عہدہ داران سوسائٹی کی فہرست حسب ذیل ہے۔

چیرمین۔ مسٹر محمد شریف۔

اسسٹنٹ۔ مسٹر پریم ناتھ رسپال

سیکرٹری۔ بی بشیر الدین شہباز خاں۔ آنرداد

اسسٹنٹ سیکرٹری۔ مسٹر محمد اصغر خاں۔

خزانچی۔ مسٹر وریام مسیح۔

مددگار۔ مسٹر کندن لعل شرما۔

ممبران سوسائٹی ہذا کے نام ہفتہ عشرہ کے اخبار میں ہدیہ ناظرین کئے جائینگے۔ سوسائٹی کا اجلاس ماہواری ہوتا ہے۔ سوسائٹی اپنے ملک کی خدمت نہایت جانفشانی سے کر رہی ہے۔ فقط۔

ملک کا بہی خواہ و خیر خواہ۔ سکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی بھلوال

اشتہار ڈاک

ہندوستانی فوج مہم۔ بی (B)، ڈی۔ (D)، ای (E) قطعات ڈاک پر پتہ تحریر کرنے کا جدید طریقہ۔

عوام کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل ترمیم ان ہندوستانی فوج کے لوگوں کے قطعات ڈاک پر پتہ تحریر کرنے کے طریقہ میں کردی گئی ہے۔ جو کہ ہندوستان سے لڑنے کے لئے براہ سمندر بھیجے گئے ہیں۔

پتہ تحریر کرنے کا پرانا طریقہ۔

انڈین ایکسپیڈیشنری فورس بی۔
انڈین ایکسپیڈیشنری فورس ڈی
انڈین ایکسپیڈیشنری فورس ای۔

الفاظ { معرفت پوسٹماسٹر بمبئی / معرفت پوسٹماسٹر کراچی } تحریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

کلکتہ۔ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۶ء

پتہ تحریر کرنے کا جدید طریقہ۔

ایسٹ افریقن ایکسپیڈیشنری فورس
میسوپوٹیمیا ایکسپیڈیشنری فورس
اجیپشین ایکسپیڈیشنری فورس۔

ڈبلیو میکسویل۔

مسیح کے ساتھ رشتہ پیدا کرنا

مسیح کے عشق کا اب تو ہونگا میں نت دیوانہ
اُسی کے خاص جلوہ کا رہونگا نت پروانہ
نہیں ہے ڈر ستاویں لوگ مجھ کو گرچہ روزانہ
مسیح کے نام اعظم کا پھرونگا بن کے مستانہ
دعا کے وسیلہ سے قایم رکھ تو یارانہ
ملیگا خاک میں آخر ہمیشہ تاج شاہانہ
اگرچہ وے مسیح کو دل سمجھ کر پیارے نذرانہ
ملیگا تجھ کو دری جوٹے یسوع کا خزانہ
نکل جا دو مکانوں سے دل دے کے اپنا مردانہ

منادی کر مسیحا کی اگر قایم ہے یارانہ

راقم۔ خاکسار۔ جے ہمیلٹن مسیحی
این۔ ایم۔ ایس ریڈنگ روم سرساوہ۔

ضرورت

سی۔ ایم۔ ایس نورمل۔ اے وی سکول سکندرہ آگرہ کے لئے ایکسپیڈیشنری میٹرک یا ایس ایل پاس شدہ سکنڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ اردو میں خاص لیاقت اور تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ مبلغ ۳۰ روپیہ سے شروع کیجائیگی۔ درخواست کنندہ معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر منیجر صاحب سے درخواست کریں۔ منیجر سی۔ ایم ایس انڈسٹریل مشن سکندرہ آگرہ پادری الیف ڈبلیو ہنٹن صاحب ایم۔ اے

تائید غیبی ۱۲/

یہ اردو زبان کا سب سے عمدہ ناول ہے۔ اسکو ضرور پڑھئے اخلاقی معاشرتی امور خوبی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں پلاٹ بہت عمدہ اور زبان نہایت پاکیزہ ہے۔ یہ وہ ناول ہے جس کو بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ حجم ۱۶۰ صفحہ سائز ۲۰×۲۶ لکھائی چھپائی کاغذ نفیس قیمت ۸/ خرچ ڈاک بذمہ خریدار المشتہر منیجر وکٹوریہ ہال چوک لکھنؤ

ہر قسم کا کپڑا منگوائیے۔

لودیانہ کلاتھ ہر گز کے کیکڑ ارکوٹ ترپہ سفید چارخانہ فی ۴ درجن مع گزے دیسی و ولایتی ہر رنگ ۳ و زنجیری دری پلنگ مضبوط عمدہ ہر رنگ فی عدد سے لغایت نرگس اسٹری عمدہ ۸ سے عاشقیز جھاڑن عدد سے ۳ فیہ جن

علاوہ جس چیز کی ضرورت ہو قیمت دریافت فرمائیے۔

المشتہر عثمانی ایل اینڈ سنز لودیانہ مشن کمپونڈ۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے ... جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق وسیع اور عمدہ بورڈنگ۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ اور لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید بریں سکول کے ماسٹر صاحبان لایق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور۔

باغِ دِل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اردو۔ و فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۸ رے اگر زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۲ چارج کیا جاتا ہے۔ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔ نمونہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

درخواستیں بنام

ای ایم وہیری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل لودیانہ۔ پنجاب آنی چاہئیں۔

اگر

آپ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلاویں۔ کلیجی کی کمزوری و کھانسی و لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلاؤ۔ پیدایش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک دوا یکساں فائدہ کرتی ہے۔ پینے میں شیریں اور رنگ میں سرخ ہونے کی وجہ سے لڑکے خواہش سے پیتے ہیں۔

آپ بھی اپنے بچے کو استعمال کرا کے آزمائش کر لیجئے۔

قیمت فی شیشی محصول ڈاک ۸ر المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ۔

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک بغیر خالص تعلیم صرف ہوا اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا گرد نوکول بورڈ کریم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمتیں رکشا عہ سے ما ے گرد نو کول للعہ سے معہ۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ ار

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول للعہ

غیر ممالک سے ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ع
چوتھائی کالم	صہ	[illegible]	للعہ
نصف کالم	[illegible]	للعہ	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	ما

ہر ایک شذرہ کیلئے فی سطر ہوگا مگر کم کسی مشتہر کیلئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور کاغذ کے صرف ایک طرف لکھا کریں (۱) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۲) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۳) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۴) بعض نامہ نگار خط اور نظم و خبر بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر لکھتے اور بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے میں بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کامیابی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ آنے سے لیکر ع تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کریں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] چھپا۔